



سوال

(503) رقعہ پر انت طلاق لکھ کر بھیجنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

«الاول: (الرَجُلُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ بِفِظِّ اَنْتِ بَايْنِ قَوْلِ يُعْذُ بِذَا اللَّفْظِ (اَي اَنْتِ بَايْنِ) طَلًا قًا بَايْنًا اَوْ طَلًا قًا رَجْعِيًّا)

اَلْمَسْأَلَةُ الثَّانِيَّةُ : الرَّجُلُ يُرْسِلُ اِلَى امْرَأَتِهِ رُقْعَةً يَكْتُبُ فِيهَا لَفْظَ اَنْتِ طَالِقٌ فَبَعْدَ مَدَّةٍ مِثْلًا بَعْدَ اُسْبُوْعٍ زَعَمَ اَنَّ رُقْعَتَهُ الْمُرْسَلَةَ اِلَى رُوْحِيَّةٍ نَا بَلَّغَتْ اِلَيْهَا رُقْعَةً اُخْرَى كَتَبَ فِيهَا اَنْتِ طَالِقٌ وَنَا اَرَادَ بِاَنْتِ طَالِقٌ تَحْدِيدَ الطَّلَاقِ بَلِ الْمُرَادُ مِنْهَا اَلْحَى كَتَبَتْ فِي الرُقْعَةِ الْمُرْسَلَةِ قَبْلَ بَدْوِ الْاُسْبُوْعِ ثُمَّ ظَنَنَ اَنَّ بَدْوِ الرُقْعَةِ نَا بَلَّغَتْ اِلَيْهَا فَكَتَبَ اِلَيْهَا رُقْعَةً بَعْدَ اُسْبُوْعٍ فِيهَا اَنْتِ طَالِقٌ وَنَا اَرَادَ بِبَدْوِ الْجَمَلِ اَلْحَى كَتَبَتْ فِي اَوَّلِ الرُقْعَةِ بَلِ يُعْذُ الطَّلَاقُ بِهَذِهِ الطَّرِيْقَةِ وَاجِدًا رَجْعِيًّا اَوْ ثَلَاثًا»

الاول: ایک آدمی اپنی بیوی کو **اَنْتِ بَايْنِ** کے لفظ سے طلاق دیتا ہے کیا اس لفظ سے دی گئی طلاق بائن ہوگی یا طلاق رجعی؟

الثانی: ایک آدمی اپنی بیوی کو ایک رقعہ بھیجتا ہے اور اس میں **اَنْتِ طَالِقٌ** کا لفظ لکھتا ہے تو کچھ مدت کے بعد مثلاً ایک ہفتہ کے بعد وہ سمجھتا ہے کہ اس کا بھیجا ہوا رقعہ اس کی بیوی تک نہیں پہنچا پھر وہ اس کی طرف دوسرا رقعہ لکھتا ہے جس میں **اَنْتِ طَالِقٌ** لکھتا ہے اور وہ دوسرے **اَنْتِ طَالِقٌ** سے نئی طلاق کا ارادہ نہیں کرتا۔ بلکہ دوسرے رقعہ سے مراد پہلی طلاق ہی ہے جو ایک ہفتہ پہلے بھیجی گئی ہے پھر وہ سمجھتا ہے کہ یہ رقعہ اس کو نہیں ملا تو ایک ہفتہ کے بعد وہ تیسرا رقعہ لکھ کر بھیج دیتا ہے اس میں **اَنْتِ طَالِقٌ** لکھتا ہے اور اس جملہ سے اس کی مراد وہی ہے جو پہلے رقعہ میں لکھا تھا کیا اس طریقہ سے دی ہوئی طلاق ایک رجعی طلاق ہوگی یا تین طلاقیں ہو جائیں گی؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

«قَدَرْنَا قَتْنِي عَنْ اَمْرَيْنِ، وَجِوَاهِمَا كَمَا يَأْتِي بَعْدَ تَوْفِيْقِي اِ جَاعِلِ الْمَلُوْمِيْنَ»

«الْاَوَّلُ: يُعْذُ طَلًا قًا رَجْعِيًّا - الثَّانِي: يُجْعَلُ طَلًا قًا وَاجِدًا رَجْعِيًّا»

’آپ نے مجھ سے دو سوال کیے ہیں اور ان کا جواب درج ذیل ہے اللہ کی توفیق سے جو دن رات کو بنانے والا ہے۔ الاول: طلاق رجعی شمار کی جائے گی۔ الثانی: ایک رجعی طلاق شمار کی جائے گی“

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

احکام و مسائل

طلاق کے مسائل ج 1 ص 346

محدث فتویٰ